Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | منگل ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۱۶ امان ۱۳۷۲ ہش - ۱۶ مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۶۴

خدا کا حُسن ہر جگہ موجود ہے

"اگر انسان خدا تعالیٰ کی جستجو کرے اور اس کے حُسن کی تلاش کرے تو کوئی ایک جگہ، ایک مقام بھی ایسا نہیں جہاں سے جستجو کرنے والا خدا تعالیٰ کا حُسن نہ دیکھ سکے۔ اور وہی حُسن ہے جو در اصل حمد میں تبدیل ہوتا ہے۔ جس کے بعد انسان بے اختیار کہتا ہے (تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے)"

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"علم طب یونانیوں سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا مگر مسلمان چونکہ موحد اور خدا پرست قوم تھی انہوں نے اسی واسطے اپنے نسخوں پر ھو الشافی لکھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اطباء کے حالات پڑھے ہیں۔ علاج الامراض میں مشکل امر تشخیص کو لکھا ہے۔ پس جو شخص تشخیص مرض میں ہی غلطی کرے گا وہ علاج میں بھی غلطی کرے گا۔ کیونکہ بعض امراض ایسے ادق اور باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پس مسلمان اطباء نے ایسی دقتوں کے واسطے لکھا ہے کہ دعاؤں سے کام لے۔ مریض سے سچّی ہمدردی اور اخلاص کی وجہ سے اگر انسان پوری توجہ اور درد دل سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر مرض کی اصلیت کھول دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی غیب مخفی نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۱۳)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمتیں عبادت گزاروں کے شامل حال ہوتی ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"عبادات کے متعلق میں نے لمبے عرصہ تک مسلسل خطبات دیئے اور جماعت کو ہر پہلو سے یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ جب تک جماعت عبادت پر قائم نہیں ہو جاتی نہ احمدیت کسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ اس کے دُنیا میں غلبہ پانے کے کوئی معنی ہیں کیونکہ (۔) میں نے عبادت کی غرض کے سوا کسی اور غرض سے انسان کو پیدا نہیں کیا۔ انسان کو اور جنّ کو پیدا کیا ہے تو عبادت کی غرض سے کیا ہے۔ پس اگر انسان کی پیدائش کی غرض ہی پوری نہ ہو تو باقی ساری باتیں تو ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اسی جماعت سے تعلق ہے اور اسی سے رہے گا جو اس کی عبادت کا حق ادا کرتی ہے۔ اور جب تک وہ یہ حق ادا کرنے کی کوشش کرتی رہے گی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کے فضل اور اس کی نصرتیں ایسی جماعت کے شامل حال رہیں گی۔

اگرچہ یہ درست ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قیام عبادت کے لحاظ سے تمام دنیا کی مذہبی جماعتوں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے صرف عبادت کے ظاہر ہی کو نہیں پکڑتی بلکہ اس کی رُوح سے بھی فائدے کی کوشش کرتی ہے۔ جماعت کی بھاری اکثریت ایسی ہے جس نے رفتہ رفتہ عبادت کے مضمون کو سمجھ لیا ہے۔ اور مسلسل کوشش کر رہی ہے کہ محض ظاہری طور پر کھڑے ہونا اور رکوع کرنا اور کھڑے ہونا اور سجدے میں گرنا۔ عبادت نہ رہے بلکہ روح بھی ساتھ خدا کے حضور قیام پکڑے۔ رُوح بھی رکوع کرنے والے کے ساتھ رکوع میں جائے اور پھر کھڑے ہونے والے کے ساتھ خدا کے حضور ایستادہ کھڑی ہو جائے اور پھر جھکنے والے کے ساتھ خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جائے یہ جسم اور رُوح کی وہ اکٹھی عبادت ہے جو حقیقت میں انسان کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا کرتی ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء)

دعائیہ فہرست کے بارے میں ضروری درخواست

قبل ازیں بذریعہ الفضل ۲۹ رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جانے والی دعائیہ فہرست کے بارے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ۲۰ مارچ ۹۳ء تک مرکز میں پہنچا دی جائے۔ اب بوجوہ تاکیدی درخواست ہے کہ مطلوبہ فہرست دفتری اوقات میں ۱۸ مارچ بروز جمعرات تک مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان نکاح

مکرم عبد الرزاق صاحب فراز مربی سلسلہ احمدیہ ابن مکرم محمد یعقوب صاحب آف جتوئی ضلع مظفر گڑھ کے نکاح کا اعلان مکرمہ عارفہ حبیبہ صاحبہ بنت مکرم قاری عاشق حسین صاحب آف دار البرکات ربوہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۵ فروری ۱۹۹۳ء بعد عصر بیت المبارک میں فرمایا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کریں۔

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم کلیم احمد صاحب وسیم ابن مکرم نعیم احمد صاحب وسیم حال لندن کو مورخہ ۱۹ فروری ۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حضرت حاجی محمد الدین صاحب آف تہال رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا پڑپوتا ہے اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مربی سلسلہ لندن کا نواسہ ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچے کا نام اپنے نانا جان کے نام پر مبارک احمد عطا فرمایا ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶- امان ۱۳۷۲ ہش ۱۶- مارچ ۱۹۹۳ء

چھوٹی چھوٹی باتیں

کسی چیز کا چھوٹا یا بڑا ہونا اس کے قد و قامت کے لحاظ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس کے اثرات کے لحاظ سے بھی۔ یہی اصول باتوں کے متعلق بھی سامنے آتا ہے۔ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور بعض بڑی۔ اور ان کے اثرات ان میں سے بعض چھوٹی باتوں کو بڑی بنا دیتے ہیں اور بڑی باتوں کو چھوٹی۔ ہم عام طور پر بعض چھوٹی باتوں کو چھوٹی جان کر نظر انداز کر دیتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ اور اسی طرح بعض چھوٹی چیزوں کو چھوٹی جان کر نقصان اٹھاتے ہیں۔ مچھر کتنی چھوٹی سی چیز ہے لیکن یہ نہ صرف کاٹ کر تکلیف پہنچاتا ہے بلکہ خدانخواستہ ملیریا بھی پیدا کر دیتا ہے۔ اور ملیریا بخار انسان کو اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ وہ کام کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے، بلکہ مچھر کو اب چھوٹی چیزوں میں شمار کرنے کی ضرورت نہیں۔ بکٹیریا دریافت ہو گیا ہے تو اس کے مقابلے میں مچھر تو ایک خاصا بڑا جانور ہو گیا ہے۔ بکٹیریا کتنی چھوٹی چیز ہے۔ خورد بین کے بغیر دیکھا ہی نہیں جا سکتا۔ اور کہتے ہیں کہ حجم میں اتنا چھوٹا ہے کہ پانی کے ایک قطرے میں شائد لاکھوں بکٹیریا ہو سکتے ہیں۔ اور اب کتنی ہی بیماریاں ایسی ہیں جن کا بلا واسطہ تعلق بکٹیریا ہی سے ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک بات یہ بھی کہی جاتی ہے کہ پانی میں سے اسے ختم کرنے کیلئے یا کم کرنے کیلئے پانی کو ابال کر پینا چاہیئے۔ بات طب و صحت کی نہیں کی جا رہی۔ بات یہ ہو رہی ہے کہ بعض چھوٹی چھوٹی چیزیں بڑے بڑے نتائج پیدا کرتی ہیں۔ اور اس لئے کسی بھی چھوٹی چیز کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

جہاں تک ہمارے اعمال کا تعلق ہے۔ چھوٹی چھوٹی نیکیاں جمع ہوتی ہوتی بہت بڑا اور نیک اثر پیدا کر دیتی ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی برائیاں جمع ہوتی رہیں تو بظاہر بڑی بڑی برائیوں سے بھی زیادہ برے اثرات پیدا کر دیتی ہیں۔ یہ اصول ہمیشہ ہمارے سامنے رہنا چاہیئے۔ ہے تو تجربہ کی بات لیکن اس تجربہ سے بھی پہلے اس حدیث کی طرف نظر جاتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جس چیز کی تھوڑی سی مقدار بھی نشہ پیدا کرتی ہو وہ حرام ہے۔ گویا کہ بری چیز تھوڑی ہونے کے باوجود بری ہے اور اسی طرح کہا جا سکتا ہے کہ اچھی چیز تھوڑی ہونے کے باوجود بڑے بڑے اچھے نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

بھوک اور پیاس بھی مقدس ہے
راستبازی ہے لیکن اصل پیام
ابتدا ہے حصولِ خُلق مگر
انتہا ہے خدا کے وصل کا جام

ابوالاقبال

خُدا سے دوستی

دوستوں کی بات کا تو آپ کو ہے تجربہ
کس طرح سے اپنی منواتا ہے اک سے دوسرا

یہ نہیں ہوتا کہ ہر اک بات دونوں مان لیں
دوستی کا فرض لازم ہے کہ دونوں جان لیں

گاہ منواتا ہے اپنی، مان لیتا ہے کبھی
اور یوں نبھتی چلی جاتی ہے ان کی دوستی

یوں تو خالق اور مالک اور رازق ہے خدا
ہے مگر اس سے بھی اپنی دوستی کا واسطہ

التجا کرتے ہیں اس سے ہم باندازِ دُعا
چاہتے ہیں یہ کہ ہاں میں آئے اسکی ہر صدا

ہو اگر تاخیر تو حیران ہو جاتے ہیں ہم
ہو جواب انکار میں تو پھر تو کھو جاتے ہیں ہم

دوستوں کا جو بھی ہے اس کا وہی دستور ہے
اعتمادِ دوستی اس ذات کو منظور ہے

مان لیتا ہے کبھی وہ بات منّ عن مگر
جب وہ چاہے ہم سے منواتا ہے۔ قصّہ مختصر

دوستی نبھتی رہے اپنی خدائے پاک سے
ہم پہنچ جائیں فلک پر اُٹھ کے فرشِ خاک سے

برکتیں اس میں ہیں لازوال و بیکراں
مان بھی، منوا بھی اس سے اے نسیمِ خستہ جاں

نسیم سیفی

سالانہ مقالہ نویسی۔ "میرے ضلع میں احمدیت"
آخری تاریخ ۱۶ ؍ اگست ۱۹۹۳ء — مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالے ہمیشہ آپ پر اپنی رضا ظاہر فرماتا رہے نے ۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو کراچی میں لجنہ اماء اللہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

انسانی فطرت اللہ تعالے نے ایسی بنائی ہے کہ وہ عام طور پر ان امور کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے جو یقینی ہوتے ہیں۔ اور پھر جتنا جتنا اس کا یقین بڑھتا جاتا ہے۔ انسان کا عمل بھی ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور جتنا جتنا یقین کم ہوتا جاتا ہے۔ انسان کا عمل بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو خود سستی کرتے اور غفلت سے کام لیتے ہیں ورنہ یقین ایک ایسی چیز ہے جس کا عمل کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ کوئی انسان دیدہ و دانستہ زہر کی پڑیا نہیں کھاتا۔ کوئی انسان دیدہ و دانستہ سانپ کے بل میں اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا۔ کوئی انسان دیدہ و دانستہ شیر کی کچھار میں نہیں جاتا۔ کوئی انسان دیدہ و دانستہ اونچے مینار کی چوٹی سے اپنے آپ کو نہیں گراتا۔ خودکشی کرنے والے کا معاملہ ایک استثنائی صورت رکھتا ہے کیونکہ وہ خود اپنے لئے موت چاہتا ہے۔ اسکو نظر انداز کرتے ہوئے کوئی اور انسان جان بوجھ کر ایسا فعل نہیں کرتا۔ جس سے اسکی ہلاکت واقع ہو۔ غلطی سے ایسا ہو جائے تو اور بات ہے۔ مثلاً بعض لوگ ایسی چھت پر سوتے ہیں جس پر منڈیر نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رات کے وقت وہ بعض دفعہ اچانک نیچے گر کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ دیہات میں عام طور پر مسلمان بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صریح طور پر فرمایا ہے کہ ایسی چھت پر نہیں سونا چاہیئے جسکی منڈیر نہ ہو۔ مگر چونکہ اس ہدایت کی خلاف ورزی کی جاتی ہے اسلئے رات کے وقت بعض دفعہ جب وہ اپنی کسی ضرورت کے لئے اٹھتے اور نیچے آنا چاہتے ہیں تو اندھیرے میں بجائے اسکے کہ جس طرف سیڑھیاں اترتی ہوں ادھر جائیں وہ دوسری طرف چلے جاتے ہیں اور یہ سمجھ کر کہ وہ سیڑھیاں اتر رہے ہیں جب اپنا پاؤں نیچے رکھتے ہیں تو زمین پر گر جاتے اور بسا اوقات ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مگر بہرحال ایسا دیدہ دانستہ نہیں ہوتا غلطی سے ہوتا ہے اسی طرح بعض دفعہ دشمن کھانے میں زہر ملا دیتا ہے۔ اور انسان بے خبری میں اسے کھا جاتا اور مر جاتا ہے مگر یہ بھی دیدہ دانستہ نہیں ہوتا۔ غلطی سے ہوتا ہے۔ بہرحال یقینی طور پر جب کسی شخص کو علم ہو کہ فلاں چیز سے مجھے نقصان پہنچے گا تو وہ غلطی کا مرتکب نہیں ہوتا۔ اور یہ بات انسانی زندگی میں ہم اتنی کثرت سے دیکھتے ہیں کہ اسے بطور اصل اور قانون کے پیش کیا جا سکتا ہے۔ انسانی زندگی کے مختلف اعمال اور مختلف کاموں پر جب نگاہ دوڑائی جائے تو ہر عمل کم و بیش یقین کے ساتھ تعلق رکھتا نظر آتا ہے۔

مگر ایک چیز ایسی ہے جو ساری چیزوں سے زیادہ یقینی اور قطعی ہے مگر انسان کا معاملہ اس کے متعلق بالکل عجیب ہے۔ وہ اس یقینی چیز سے نہ صرف یہ کہ متاثر نہیں ہوتا بلکہ غیر یقینی خیالات کو اس یقینی چیز پر ترجیح دے دیتا ہے۔ یہ یقینی اور قطعی چیز انسان کی موت ہے۔ کوئی انسان دنیا میں ایسا نہیں جو موت سے بچ سکا ہو۔ انسانوں میں سے سب سے بڑی ہستی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی لیکن آپ بھی ایک مدت تک دنیا میں کام کرنے کے بعد وفات پا گئے ....

....

گویا کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں جس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکے کہ انسان موت سے بچ سکتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ لوگ عام طور پر اسکے متعلق غفلت اور بے توجہگی سے کام لیتے ہیں۔ صرف یہی چیز ایسی ہے جو یقینی اور قطعی ہے۔ مگر اس کے متعلق تیاری سب سے کم کی جاتی ہے شام کا کھانا عورتیں تیار کرتی ہیں۔ عصر کا ناشتہ عورتیں تیار کرتی ہیں۔ مگر ان میں سے نہ کھانے والے کو پتہ ہوتا ہے کہ میں عصر تک زندہ رہوں گا یا نہیں۔ اور نہ پکانے والی کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ عصر تک زندہ بھی رہے گی یا نہیں۔ اس موہوم خیال پر کہ ہم عصر تک زندہ رہیں گے عصر کے ناشتہ کیلئے تیاری کرتی ہیں۔ اس موہوم خیال پر کہ ہم شام تک زندہ رہیں گے وہ شام کے کھانے کی تیاری کرتی ہیں۔ یا اس موہوم خیال پر کہ ہم اگلے سال تک زندہ رہیں گے لوگ سردی اور گرمی کے لئے کپڑے تیار کرتے ہیں۔ مشرقی پنجاب میں لاکھوں لاکھ مسلمان ایسا تھا جس نے سردی کے لئے کپڑے تیار کر رکھے تھے۔ مگر ان کا کپڑا وہیں رہ گیا اور سکھوں کے کام آیا۔ حالانکہ جس حد تک ان کو یقین تھا وہ بھی قطعی نہیں تھا۔ بلکہ مشتبہ تھا۔ مگر ایک مشتبہ حالت میں ہوتے ہوئے بھی انہوں نے اگلے سال کی سردیوں کے لئے کپڑے تیار رکھے مگر اس یقین کے ہوتے ہوئے کہ ہر انسان نے ایک دن مرنا ہے۔ اور ضرور مرنا ہے۔ بہت سے انسان دنیا میں ایسے ہیں جو اپنے مرنے کے لئے کوئی تیاری نہیں کرتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے کے ملائکہ ہر روز رات کے وقت آسمان سے اترتے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ اے انسانو بچے جنو مگر اسلئے کہ وہ مریں اور مکان بناؤ مگر اس لئے کہ وہ ٹوٹیں اور خراب ہوں۔ یعنی ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے مرتا ہے اور ہر مکان جو بنایا جاتا ہے ٹوٹتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود بچے پیدا کرنے کے متعلق لوگوں کی کوششوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ مکان بنانے کے متعلق لوگوں کی کوششوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی وہ بچے پیدا کرتے چلے جاتے ہیں وہ مکان بناتے چلے جاتے ہیں۔ مگر کبھی ان کو خیال تک نہیں آتا کہ ہم ان بچوں کی ایسی تربیت کریں جن سے ان کی زندگی حقیقی زندگی کہلا سکے۔ کبھی ان کو یہ خیال تک نہیں آتا کہ ہم مکان بنائیں تو اس لئے کہ ان میں خدا کا نام لیا جائے۔ آخر بچوں اور مکانوں کا حقیقی مدعا کیا ہے۔ وہی بچے انسان کے لئے برکت کا موجب ہو سکتے ہیں۔ جن کا خدا سے تعلق ہو اور وہی مکان انسان کے لئے برکت کا موجب ہو سکتے ہیں۔ جن میں خدا کا نام لیا جاتا ہو۔ مگر یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کیطرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔

دنوں کے بعد دن ہفتوں کے بعد ہفتے اور سالوں کے بعد سال گذرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک دن موت کا فرشتہ آ جاتا اور انسان خالی ہاتھ اللہ تعالے کے پاس چلا جاتا ہے۔ مرنے والوں میں دونوں قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بھی جو اللہ تعالے کے پیارے ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جو اللہ تعالے سے دور ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ بعض لوگ جب مرنے لگتے ہیں تو فرشتے ان کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں۔ لاؤ ہماری جانیں ہمارے سپرد کرو۔ تاکہ ہم تمہیں دوزخ میں داخل کریں اور بعض لوگ جب مرنے لگتے ہیں تو فرشتے انہیں کہتے ہیں تمہیں بشارت ہو کہ تمہارا پیدا کرنے والا خدا تمہیں سلام بھیجتا ہے۔ اور اس نے اپنی جنت کے دروازے تمہارے لئے کھول دئے ہیں۔ غرض موت ایک قطعی اور یقینی چیز ہے۔ اس کا تعلق عقیدہ سے نہیں کہ کہا جا سکے کہ فلاں کے عقیدہ میں موت قطعی ہے اور فلاں کے عقیدہ میں موت قطعی نہیں۔ سب لوگ موت کے قائل ہیں اور پھر جو لوگ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ مرنے کے بعد انسان کو ایک نئی زندگی حاصل ہوگی۔ اور وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اللہ تعالیٰ سے انعام یا سزا پائیں گے۔ عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ ہندوؤں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ ہے مگر میری مخاطب اس وقت احمدی عورتیں ہیں گو مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ دوسری خواتین بھی اس جلسہ میں تشریف لائی ہوئی ہیں لیکن بہرحال ....

....

قرآن کریم اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان کی اصل زندگی وہ ہے جو موت کے بعد شروع ہوگی۔ یہ زندگی صرف تیاری کے لئے ہے۔ اور ایسی ہی ہے جیسے بچے کو سکول میں بھیجا جاتا ہے۔ کوئی بچہ سکول میں اسلئے داخل نہیں کیا جاتا کہ وہ ساری عمر سکول میں ہی رہے گا۔ یا سکول سے فارغ ہونے کے بعد وہ کوئی کام نہیں کرے گا۔ ہر بچہ سکول میں اس لئے داخل کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی آئندہ زندگی کے لئے تیاری کرے۔ اور آنے والے دور میں وہ ایک کامیاب جرنیل ثابت ہو۔ اسی طرح اگر مرنے کے بعد کی زندگی کوئی حقیقت رکھتی ہے تو ہمیں اپنے آپ کو مجبور کرنا چاہیئے کہ ہم اس زندگی کو ایسا ہی سمجھیں جیسے سکول کی زندگی ہوتی ہے اور یقین رکھیں کہ ہماری زندگی کا اصل دور اس وقت شروع ہوگا جب ہم مر جائیں گے۔ جیسے سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے لڑکے کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسکی اصل زندگی اس وقت شروع ہوگی جب وہ تعلیم سے فارغ ہو جائے گا۔

جو چیز معافی دلاتی ہے وہ زبانی توبہ نہیں۔ بلکہ وہ گہری توبہ ہے جو دل کو چیر دینے والی ہو اور اسے خون کر دینے والی ہوتی ہے۔ وہ توبہ ہو تو انسان مکافات عمل سے بچ سکتا ہے۔ ورنہ ۹۹ فیصد لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو گناہوں کے بعد توبہ کرتے ہیں مگر انکی توبہ حقیقی توبہ نہیں ہوتی۔ ان کا استغفار حقیقی استغفار نہیں ہوتا۔ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کا گناہ معاف ہو چکا مگر باریک در باریک راہوں سے انہیں اپنے اعمال کا بدلہ ہی دنیا میں مل جاتا ہے۔

(حضرت امام جماعت الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ۔۔۔۔۔ نون ۔ سین

جنوبی افریقہ

گذشتہ جمعہ کے روز ۹ ماہ کے تعطل کے بعد جنوبی افریقہ میں کثیر الجماعتی گفت و شنید شروع ہو گئی۔ اس گفت و شنید کے شروع ہونے سے مختلف اطراف سے متعدد بار تنبیہہ کی گئی تھی کہ اگر یہ گفت و شنید شروع نہ ہوئی اور ملک کو جمہوریت کے راستہ پر نہ ڈالا گیا تو جنوبی افریقہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ ڈاڈی۔ ڈی ویلیس جو حکمران نیشنل پارٹی کے فرد ہیں نے ایک بہت بڑی کانفرنس کو بتایا کہ ہمیں ایک اور موقع میسر آیا ہے اور ہمیں چاہیئے کہ ہم اب اسے ضائع نہ کریں۔

کہا جاتا ہے کہ گذشتہ تین سال سے جب سے نسل پالیسی کے خلاف کام شروع ہوا ہے یہ سب سے بڑی کانفرنس تھی انہوں نے کہا کہ سیاست دانوں کو اپنے مفاد سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی ذات کو سامنے رکھتے ہوئے جمہوریت کو ناکام کر دیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے ان لوگوں کو شکست دینی ہے جو درندوں کی طرح ایک دوسرے کی ہلاکت کے درپئے ہیں اور جو گروہوں کے گروہ اسلحہ اٹھائے پھرتے ہیں اور اپنے آپ کو جنگی افسران سمجھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنوبی افریقہ کو بیروت بنانے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ افریقن نیشنل کانگریس کے سیرل راما پھوسا نے کہا کہ ہمارے ملک کا خون بہہ رہا ہے اور یہ اس کے جسم کی جلد کے ہر سوراخ سے قطرے ٹپکا رہا ہے۔ ہم اقتصادی طور پر بھی تباہ ہو رہے ہیں اور سماجی طور پر بھی۔ انہوں نے کانفرنس سے اپیل کی کہ وہ خاموشی میں کھڑے ہو کر ان ہزاروں افراد کا اعزاز کریں۔ جو بلیک ٹاؤن شپ لڑائیوں میں مارے گئے ہیں۔

۲۶ سفید افراد اور ان کے علاوہ سیاہ فام لوگوں کی پارٹیاں جوہنس برگ کے نزدیک انٹرنیشنل ائرپورٹ کے ایک ہال میں کانفرنس کے لئے جمع ہوئیں۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ دستوری امور کے متعلق گفت و شنید کو فوری طور پر دوبارہ شروع کیا جائے اس کانفرنس میں مختلف الخیال پارٹیاں شامل ہوئیں۔ آئندہ پیش آنے والی مشکلات کے پیش نظر زولو پارٹی جس کا نام انکا تھا فریڈم پارٹی ہے اور سخت مزاج رائٹ ونگ کی پارٹی نے نوٹس دیا کہ عبوری حکومت جس کا فیصلہ حکمران پارٹی اور افریقن نیشنل کانگرس نے کیا ہے ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ انکا تھا فریڈم پارٹی نے یہ بھی کہا کہ اسے دوسروں کے ساتھ شراکت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم کسی اتحادی قومی حکومت میں شامل نہیں ہوں گے کانفرنس کو بتایا گیا کہ جب سے صدر جنوبی افریقہ نے تبدیلیاں شروع کی ہیں بلیک ٹاؤن شپس میں تقریباً آٹھ ہزار افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ قانون اور امن و امان کے وزیر نے اعلان کیا کہ چھ سکول کے بچوں کو قتل کرنے والوں میں سے تین افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے پیچھے سیاست کام کر رہی ہے یا نہیں اور اسی لئے وہ کسی پارٹی کا ذکر کرنا نہیں چاہتے اس سلسلے میں ایک پولیس آفیسر نے کہا ہے کہ ان کے خیال میں مزید گرفتاریوں کا بھی امکان ہے

چینی صوبہ اور پنجاب

بتایا گیا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور پنجاب کی اسمبلی کے سپیکر اگلے ماہ چین کا دورہ کریں گے اور وہ جیانگ سو میں ایک معاہدہ پر دستخط کریں گے جس کے ذریعے پنجاب اور جیانگ سو کو جڑواں صوبے قرار دیا جائے گا۔ اسمبلی چیمبرز میں اتوار ۷ مارچ کے روز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب اسمبلی کے سپیکر میاں منظور احمد وٹو اور چیئرمین سٹینڈرڈز کمیٹی آف دی کانگریس آف جیانگ سو صوبہ مسٹر ہین ژی کسنگ نے کہا کہ دونوں صوبوں کے جڑواں صوبے قرار دینے سے اقتصادیات سماجی امور اور ثقافتی فروغ کے لئے نئی راہیں کھلیں گی۔ مسٹر ہین ژی کسنگ ایک نو رکنی چینی وفد کے سربراہ ہیں جو چند روز سے پنجاب میں مختلف جگہوں کا دورہ کر رہا ہے۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ انہوں نے اس صوبے کے باشندوں کو بہت دوست نواز پایا ہے۔ چین کے ساتھ ان کی بہت پرخلوص دوستی ہے اور وہ ان کی میزبانی سے بہت محظوظ ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں صوبوں کے باشندوں میں بہت سی باتیں ایک جیسی ہیں۔ دونوں صوبوں کی پرانی عمارتیں بھی ایک جیسی ہیں دونوں صوبوں کی پرانی عمارتیں بھی ایک جیسی ہیں ان کی اقتصادیات بھی ایک جیسی ہے۔ خاص طور پر تجارت اور زراعت اور کہا جا سکتا ہے کہ دونوں ایک ہی طرح سے ترقی کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے کئی امور میں خاصی جلدی ترقی کرنے کا امکان رکھتے ہیں۔

میاں منظور وٹو نے کہا کہ یہ وفد جو دورہ کر رہا ہے پاکستانی تعلیم کے ماہرین زراعت کے ماہرین اور صنعت کے ماہرین کے علاوہ جنگلات کے ماہرین سے بھی ملے ہیں۔ اسی طرح دوسرے کئی محکموں کے افراد سے مل کر انہوں نے آپس میں تبادلہ خیالات کیا انہوں نے مسٹر ژی کسنگ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بہت اچھے معیار کے ریشم کے کیڑوں کی فراہمی کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی بتائیں گے کہ ملبری درختوں کو کس طرح بہتر طور پر فروغ دیا جا سکتا ہے۔ ملبری درختوں پر یہ کیڑے پالے جاتے ہیں۔ مسٹر وٹو نے مزید کہا کہ ہم اساتذہ کے دوروں کا بھی تبادلہ کریں گے

برطانوی اعزازات

برطانیہ میں ایوارڈ کا اعزاز ہر سال دو موقعوں پر دیا جاتا ہے سال نو کے پہلے دن اور ملکہ یا بادشاہ کے سرکاری یوم پیدائش پر یہ بات تو جاری رہے گی لیکن جہاں تک ایوارڈ دینے کے لئے انتخاب کا سوال ہے یہ بات جس طرح ۷۰ سال سے جاری ہے اب اسے ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم جان میجر نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ملکہ برطانیہ سے مشورہ کیا ہے اور انہوں نے اور ملکہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جو تبدیلیاں تجویز کی گئی ہیں ان پر عمل درآمد کیا جائے۔ مسٹر میجر نے کہا کہ آئندہ یہ اعزازات اہلیت پر دیئے جائیں گے۔ نہ کہ کلاس یا رتبے کی وجہ سے۔ موجودہ روایتی طریق اعزازات دینے کا یہ ہے کہ ملکی سول سروس، چاہے وہ کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اعزاز کی مستحق سمجھی جاتی ہے۔ مسٹر میجر نے کہا کہ جہاں تک سول ملازمین کا تعلق ہے انہیں صرف اور صرف کسی خاص اہم کام سرانجام دینے کی وجہ سے اعزاز دیا جائے گا گویا کہ انہیں یہ اعزاز خود بخود نہیں مل جائے گا بلکہ انہیں کمانا پڑے گا اور اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ پرمانینٹ سیکرٹریوں کو نائٹ ہڈ کا اعزاز نہیں دیا جائے گا۔ گذشتہ ۷۰ سال سے انہیں یہ اعزاز مل رہا ہے۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں آپ جتنی اصلاحات چاہیں کر لیں اس بات کا تو الزام لگتا ہی رہے گا کہ پارٹی کے لوگوں کو زیادہ نوازا گیا ہے اور یہ بھی کہا جائے گا کہ روپے والے لوگ پارٹی کو زیادہ روپیہ دے کر اپنے آپ کو انعامات کے مستحق بنا لیں گے۔

پارلیمنٹ کے بہت سے اراکین نے یہ بھی کہا کہ یہ اعزازات ختم کئے جانے چاہئیں۔ لبرل ڈیموکریٹ لیڈر پیڈی ایشڈاؤن نے وزیر اعظم کے متعلق کہا کہ انہوں نے صحیح اصلاح کا موقع گنوا دیا ہے۔ انہیں کہا گیا تھا کہ وہ ان اعزازات کے لئے ایک آزاد پینل مقرر کریں جو اس بات کا فیصلہ کرے کہ کن لوگوں کو اعزاز ملنا چاہیئے۔

حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر جان سمتھ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ جو اعزازات ایمپائر کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ ختم ہو جانے چاہئیں کیونکہ اب تو ایمپائر رہے ہی نہیں لیکن جان میجر نے کہا کہ ایمپائر اب نہ ہو تو کیا ہے کبھی تو تھی۔ اس لئے اس کے ساتھ جن اعزازات کا نام وابستہ ہے وہ جاری رکھے جانے چاہئیں اور ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا:

"جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا کام ہے جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے اور ہر قربانی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے ..... (صاحب ایمان) کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریک جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے"

اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین کو اس نکتہ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

بحوالہ ص ۲ الفضل مؤرخہ یکم مارچ ۹۳ء تحریر خدمت ہے کہ مکرم نسیم سیفی صاحب کی نظم / غزل کا یہ شعر اپنی نوعیت کا آپ ہے

لہروں کے تسلسل سے ہے دریاؤں کی رونق
منجدھار تو تیراک کی ہمت کا صلہ ہے

اس شعر کی داد نہ دینا ذوق شعریت کے منافی ہے۔ اس میں سادگی کے ساتھ ساتھ فنی کمال کی بھی نشاندہی ہوتی ہے شاعر اپنے لئے عام روش سے ہٹ کر سفر زندگی اختیار کرتا نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان تو یقیناً مشقت کے ساتھ اپنے رب کی طرف آنے والا ہے۔ پس تو اس کو ملے گا۔ (۷:۸۴) مذکورہ شعر میں بھی وہی راہ اختیار کی گئی ہے۔ حوادث اور خطرات زندگی کی روانی کو مہمیز لگاتے ہیں۔ اور سمت کو درست رکھتے ہیں۔ اور زندگی کو نمکینی مہیا کرتے ہیں۔ اور اگر نمک نہیں تو پھر پھیکے پھیکے پن کے سوا کچھ بھی نہیں۔ پھیکی زندگی گذارنا زندگی کی تذلیل ہے۔ اس طبع زاد شعر کی تعریف کرنا ہر سخن فہم کا اپنے اپنے ذوق کے مطابق فرض ہے۔

۲۔ ذرا تھوڑا سا نشتر بھی۔ اس کا بھی اپنا ایک مزہ ہے۔ اداریے میں کھڑے کھڑے کھانے کی تعریف میں یا کھانے کے ذہنی ذائقے کے زیر اثر فرمایا گیا ہے۔ "۔۔۔۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ جب انہیں کسی ایسی تقریب کے انعقاد کا موقعہ آئے گا تو وہ بھی ایسا ہی کریں گے ۔۔۔۔ یہ وقت کی ضرورت ہے اور اب جماعت کی روایت آپ چاہیں تو کرسی لے کر بیٹھ جائیں لیکن دوسروں کو تو میلی آنکھ سے نہ دیکھیں"

میرا خیال ہے کہ "بُفے" کو جماعت کی روایت قرار دینا درست نہیں جماعت کی روایت تو وہی روایت ہے جو صدیوں سے چلی آرہی ہے۔ البتہ آپ اسے معروف قانونی نظریہ ضرورت قرار دے کر اسے بطور NECESSARY EVIL اختیار کر سکتے ہیں۔ جگہ کی تنگی۔ انتظام کی جلدی اور احباب کی کثرت ہمیں ایسا طریق اپنانے پر مجبور کرتی ہے لیکن ہماری یہ مجبوری روایت تو نہیں کہلا سکتی۔ اگر ہم دریوں پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھلانے کا انتظام کریں تو تھوڑی جگہ میں بھی زیادہ آدمی آرام سے کھانا کھا سکتے ہیں۔ اور یوں کھانا وقار و آداب خورد و نوش کے زیادہ قریب ہے۔ پھر کھانے کے دوران باقاعدہ گپ شپ اور بڑھ چڑھ کر باتیں اگر معیوب نہیں تو ناپسندیدہ ضرور ہیں۔ نظریہ ضرورت کے تحت تو بعض حرام اشیاء اضطراری حالت میں ایک حد تک حلال ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس کھڑی کھڑی اور بے وقاری غذا کو اور اس کے طریق کار کو جماعت کی روایت قرار نہ دیا جائے۔

تلخ نوائی معاف۔

محترم خالد صاحب اگر ہم آپ کے مکتوب کو سمجھ پائے ہیں تو ہمارا خیال ہے کہ آپ نے بھی وہی بات کہی ہے جو ہم نے اپنے اداریے میں پیش کی تھی۔ ہم نے بھی "ضرورت" کا ذکر کیا تھا۔ آپ نے بھی "ضرورت" کا ذکر کیا ہے۔ ہم نے اسے روایت کہتے ہوئے یہ کہا تھا کہ "گویا اب یہ روایت بن گئی ہے" آپ ہم سے اتفاق کریں گے کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ "گویا اب یہ روایت بن گئی ہے" تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ابھی پوری طرح تو نہیں بنی لیکن ایسے لگتا ہے کہ روایت بن گئی ہے۔ ہمارا اور آپکا اختلاف روایت ہی کے لفظ پر ہے آپ شائد یہ سمجھتے ہیں کہ روایت ایک دفعہ بنتی ہے تو وہ قیامت تک اسی طرح چلتی چلی جاتی ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ انسانی معاشرے کے تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ روایات بھی بدلتی رہتی ہیں اگر آپ بیٹھ کر کھانے کو روایت کہیں تو یہ کس کی روایت ہے ساری دنیا بیٹھ کر ہی کھانا کھاتی ہے یا یوں کہیئے کہ کھاتی رہی ہے اب کچھ لوگوں نے ضرورت کے ماتحت کھڑے ہو کر کھانا شروع کیا ہے اور یہ بات پھیلتی چلی جا رہی ہے کیونکہ سب کی ضرورت ایک جیسی ہے اور سب اس ضرورت کے ماتحت کھڑے ہو کر کھانا، یہ نہیں کہ خاص طور پر پسند کرتے ہیں بلکہ اسے ضرورت سمجھ کر برداشت کرتے ہیں اور یہ ضرورت ایسی ہے کہ اس کے پیش آنے کی اور بھی کئی وجوہات ہیں ایک وہ وقت تھا کہ آپکی طرح اور میری طرح سب لوگ۔ بچے، جوان، بوڑھے شلوار اور قمیض پہنتے تھے زمین پر بیٹھنا بہت آسان تھا لیکن میری اور آپکی عمر کے لوگوں کو چھوڑ کر اور شاید ہم جیسے بھی کئی لوگ ہوں اور ہیں بھی یقیناً جو شلوار کی بجائے پتلون پہنتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر کسی تقریب میں پانچ سو افراد شامل ہوں اور ان میں سے تین سو نوجوان ہوں تو تین سو نوجوانوں میں سے زیادہ نہیں تو دو سو نوجوانوں نے تو یقیناً پتلون پہنی ہو گی۔ اب پتلون کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جاتا جو آج سے خاصا لمبا عرصہ پہلے کیا جاتا تھا پتلون کو ایک نہایت مناسب لباس سمجھا جاتا ہے اور نوجوانوں کو یہ لباس پہننے پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاتی۔ باقی دو سو میری اور آپکی عمر کے لوگوں میں سے بھی غالباً پچاس تو ایسے نکل ہی آئیں گے جو پتلون پہنتے ہیں۔ گویا کہ تقریباً ڈھائی سو افراد کو آپ نے زمین پر بٹھا کر ان کے لئے مشکلات پیدا کیں وہ کھڑے ہو کر زیادہ آسانی سے کھا سکتے تھے لیکن خیر یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے ہم بنیاد بنا رہے ہیں۔ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ضرورت کے مطابق ایسا کیا جاتا ہے اور اب اتنا زیادہ یہ کچھ ہونے لگا ہے کہ اسے روایت کا نام دینے سے ہم ہچکچاتے نہیں۔ آپ خود ہی سوچیں کہ ۵۰ء سے لے کر اب تک آپ نے کتنے ولیموں میں شرکت کی ہے اور ان میں سے کتنے ولیمے تھے جو زمین پر۔ سردی اور گرمی میں۔ دریاں بچھا کر کھانا پیش کیا گیا یہ بات ہمیں کھل کر بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ صرف سوچیئے اور تھوڑا سا مسکرا دیجئے اور آپکی یہ مسکراہٹ جو ہماری تائید کرے گی وہی کافی ہے۔

ایک دفعہ پھر یہ دہرانا چاہتے ہیں کہ یہ جماعت کی ایک ضرورت ہے اور جب ضرورت اتنی بڑھ جائے جتنی کہ اب تک بڑھ چکی ہے تو اسے روایت کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔ لیکن آپ کرسی پر بیٹھ کر یا زمین پر دریاں بچھا کر بیٹھ کر کھانا کھائیں تو ہمیں خوشی ہو گی۔ اگرچہ ہم یہ ضرور پوچھیں گے کہ کیا آپ کو بُفے سسٹم اتنا ہی برا لگتا ہے؟

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب خالد لاہور سے لکھتے ہیں:

بخدمت جناب نسیم سیفی صاحب

ایک تجویز پیش خدمت ہے کہ اگر ممکن ہو تو روزنامہ الفضل کے مضمون نگاروں کا ایک مختصر سا تعارف مضمون کے شروع یا آخر میں شائع کردیا جائے۔ اسی طرح جن مضامین میں جماعت احمدیہ کے بزرگوں کا نام یا حوالہ آئے ان کا بھی مختصر سا تعارف "فٹ نوٹ" کے طور پر آنا چاہیئے

یہ تجویز میں پرانے یا خاندانی احمدیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نہیں لکھ رہا۔ بلکہ میرے مدنظر پاکستان بننے کے بعد پیدا ہونے والے احمدی ہیں جن کی نسل بھی اب جوان ہو کر میدان عمل میں مصروف ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری اس تجویز پر تبصرہ "اخبار الفضل" میں شائع فرما دیں گے۔

آج کل لاہور میں بہار، پھولوں اور خوشبو کا موسم ہے۔ اگر آپ اپنی بہت زیادہ مصروف زندگی میں سے چند لمحے نکال کر لاہور آ سکیں تو میں آپ کو لاہور کے باغوں خاص کر باغ جناح اور مال روڈ کی سیر کراؤں۔

چوہدری احمد حسین باجوہ

ایک چھوٹی سی بات

اخبار الفضل میں "چھوٹی سی بات" کا عنوان خوب ہی دلچسپی اور توجہ کا باعث بنا۔ چنانچہ خاکسار بھی "چھوٹی سی بات" تحریر کرتا ہے۔

(۱) محترم نذیر محمد نذیر (گوہیکی) کی طرف سے اظہار تھا کہ محکمہ ریلوے میں چیکنگ سٹاف کو سپیشل ٹکٹ ایگزامینر (S.T.E.) کی بجائے عرف عام میں ٹی ٹی پکارا جاتا ہے۔ چونکہ یہ خاکسار خود اسی شعبہ سے متعلق رہا ہے۔ گذارش کرتا ہوں کہ پہلے چونکہ گاڑی میں چیکنگ سٹاف کو ٹریولنگ ٹکٹ ایگزامینر بولا اور لکھا جاتا تھا۔ جو کہ بعد میں سپیشل ٹکٹ ایگزامینر بولا اور لکھا جانے لگا۔ لہٰذا پہلے سے رائج لفظ عرف عام میں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان — رانا عبدالرزاق خان

محترم ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب کاٹھگڑھی

ہمارے تایاجان غالباً ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ احمدیہ مڈل سکول کاٹھ گڑھ میں بطور مدرس مقرر ہوئے۔ اور پھر عرصہ تقریباً چالیس سال ہی اس مقدس پیشے سے وابستہ رہے۔ انہوں نے تقسیم ہند تک اسی مدرسہ میں خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں چک نمبر 4/T.D.A خوشاب میں نیا پرائمری سکول کھلنے پر مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں چک نمبر 2/T.D.A میں جب پرائمری سکول کا آغاز ہوا تو آپ کا تبادلہ یہاں ہوا۔ میں نے کلام پاک بھی ان ہی سے پڑھا۔ آپ بہت ہی خلیق اور مخلص احمدی تھے۔ ملازمت کے دوران بعض دفعہ آپ کو مشکلات کا سامنا ہوا۔ مگر آپ نے نہایت ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے اپنی زندگی میں بے شمار بچوں کو پڑھایا۔ اور آپ نے بہت احترام حاصل کیا۔ آپ ہمیشہ سر پر پگڑی رکھتے تھے۔ جو کہ آپ کو عام دوستوں سے ممتاز کرتی تھی۔

نماز سے آپ کو بہت لگاؤ تھا۔ سکول میں جب نماز ظہر کا وقت ہوتا۔ آپ قریبی بیت میں نماز باجماعت ادا کرواتے۔ یوں ہم بچوں کو نماز باجماعت کا عادی بنایا صبح صبح جب سکول کھلتا تو ہم سب بچوں کو کلام پاک پڑھاتے اور بار بار سنتے بچوں کو پیار سے سمجھاتے اور خوشخطی کے لئے قلم آپ خود بنا کر دیتے۔ بچوں کو بڑی محنت سے پڑھاتے اور کبھی بھی اپنا وقت سکول میں خوش گپیوں میں ضائع نہ کیا۔ مرکز اور جماعت سے اس قدر محبت تھی کہ سب رشتہ داروں سے پہلے مرکز ربوہ میں مکان بنوایا اور ریٹائرمنٹ کے بعد رہائش ربوہ میں اختیار کی۔ ربوہ میں بھی اپنا قطعہ زمین بالکل بیت کے قریب لیا۔ جو کہ دارالعلوم غربی میں واقع ہے۔ بچوں کی تربیت و تعلیم کا بندوبست اپنی خواہش کے مطابق کیا۔

چندہ جات کی ادائیگی کی ہر وقت فکر رہتی جو کہ عمر بھر نبھاتے رہے۔ غیر از جماعت دوستوں میں بھی اپنے اخلاق کے بہت گہرے نقوش چھوڑے۔ جو کہ گاہے بگاہے ملاقاتوں پر ذکر خیر سے پتہ چلتا رہتا ہے۔

آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والدین نے ۱۹۰۱ء کے قریب بیعت کی تھی۔ آپ کی وفات اپریل ۱۹۷۲ء میں ہوئی۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

صائمہ مریم ثمر

یادِ رفتگان

آج میری بے بے جی کو ہم سے جدا ہوئے تقریباً ایک سال کا عرصہ بیت چکا ہے آج بھی ان کی یادیں اور ان کی باتیں دل پر تازہ ہیں۔

آپ محترم محمد دین درویش قادیان کی اہلیہ تھیں بے بے جی خاندان کی ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ خاص طور پر سے آپ بچوں میں خاصی مقبول تھیں۔ بچے آپ سے بہت جلد مانوس ہو جاتے۔ آپ بچوں سے بہت پیار کیا کرتیں۔ آپ اکثر بچوں کو مارنے سے منع فرماتیں .... آپ ہمیں بہت سی چیزیں بنا کر دیا کرتیں۔ مٹی کے کھلونے۔ کپڑے کا گیند اس کے علاوہ مٹی سے چھوٹے چولہے اور چھوٹی تندوری وغیرہ

ہم آپ سے انبیاء کرام کے قصے سنا کرتے گرمیوں کے دنوں میں ہم بیری کے نیچے بیٹھ جاتے اور پھر ہم انبیاء کرام کے قصے سنا کرتے ایک کے بعد دوسرے ... اور پھر تیسرے کی فرمائش کیا کرتے۔

بے بے جی کے ہاتھوں میں بہت شفا تھی اکثر مریض آیا کرتے آپ خاص طور سے ہاتھوں کی ہڈی موچ وغیرہ کا علاج کیا کرتیں۔ آپ نے کافی عرصہ تک اس سلسلہ کو جاری رکھا مگر پھر پیرانہ سالی کی وجہ سے جاری نہ رکھ سکیں..... میں اکثر رات کے وقت انہیں دبانے کے لئے جایا کرتی وہ میرا بہت خیال رکھتی تھیں۔ جب میں انہیں دبا رہی ہوتی تو ان کی زبان پر دعائیں جاری رہتیں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر بہت دیر تک دعا کرتیں۔ جب بھی میں دبا کر فارغ ہوتی مجھے کوئی نہ کوئی چیز ضرور دے دیتیں۔ ...

ایک دن میں نے انہیں کہا کہ بے بے جی میں اس لئے تو آپ کو نہیں دباتی ... تو آپ کی آواز بھر آگئی اور آپ نے کہا کہ اسامہ یہ میں اپنی خوشی سے دیتی ہوں۔ لے لیا کرو۔ آپ مجھے اکثر اسی نام سے بلاتیں شاید صائمہ انہیں مشکل لگتا تھا... مجھے ان کے منہ سے یہ نام بہت اچھا لگتا.... آپ کو مجھ سے اور مجھے ان سے بہت محبت تھی۔ آپ نے مجھے دو چادریں اور انگوٹھی دی جسے میں نے یادگار کے طور پر محفوظ رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے یہ چیزیں مجھے اپنی زندگی ہی میں دی تھی۔ ان کی وفات کے دنوں میں میرے امتحان ہو رہے تھے۔ اس لئے میری ان سے آخری ملاقات نہ ہو سکی البتہ کافی عرصہ قبل (غالباً تین مہینے قبل) میں ان سے ملنے گئی تو وہ بہت کمزور تھیں۔ انہیں اس بات کا دکھ تھا کہ ہم ان کے پاس نہیں ہیں کیونکہ ہم نے مکان تبدیل کر لیا تھا۔ اب آخر میں میں اپنی پیاری بے بے جان کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہوں گی۔ خدا تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

صادقہ بشریٰ

وٹامنز

وٹامنز غذا میں موجود ان اجزاء کا نام ہے جو کہ انسان کی تندرستی اور بقاء کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اگر ایک تندرست انسان اپنی غذا کو متوازن رکھے تو وٹامنز کی کمی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ بلکہ ہو ہی نہیں سکتی۔ متوازن غذا سے مراد وہ غذا ہے جس میں پروٹین چکنائی سبزیاں مناسب مقدار میں موجود ہوں۔ لیکن بعض اوقات ایسی بیماریاں ہوتی ہیں کہ جو مناسب غذا کے باوجود بھی جسم میں وٹامنز کی کمی کا باعث بنتی ہیں۔ ایسی بیماریوں میں وہ شامل ہیں جو کہ انتڑیوں کے نظام انجذاب کو درہم برہم کر دیتی ہیں۔ بعض اوقات جسم میں موروثی طور پر ایسے نقائص ہوتے ہیں جو کسی خاص وٹامن کی مستقل کمی کا باعث بن جاتے ہیں۔ مثلاً پرنشس اینیمیا جو کہ وٹامن ۱۲۔بی کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جنگ کے وقت جنگی قیدیوں کو اور قحط کے وقت عام لوگوں کو غذا کی انتہائی قلت اور نقائص کی وجہ سے وٹامنز کی کمی ہو سکتی ہے۔

وٹامنز کی مختلف اقسام اور خواص مختصر طور پر درج ذیل ہیں۔

۱۔ روغنیات میں حل پذیر وٹامن
وٹامن اے۔ وٹامن ڈی۔ وٹامن ای اور کے۔

۲۔ پانی میں حل پذیر وٹامنز
ان میں وٹامن بی کی مختلف اقسام مثلاً تھایامین۔ رائبوفلیوبن۔ نکوٹینک ایسڈ اور وٹامن بی کے دوسرے وٹامنز۔ وٹامن سی اور پی۔

دوسرے وٹامنز
فولک ایسڈ - وٹامن بی ۱۲

خواص:-

وٹامن اے
یہ جوہر قدرتی طور پر حیوانات کے دودھ، مکھن، جگر میں پایا جاتا ہے۔ سبز پتوں والی سبزیوں میں وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ اس کی کمی سے بصارت میں کمزوری۔ ضعف عامہ کا عارضہ جیسے امراض ہو سکتے ہیں۔

وٹامن بی
یہ جوہر پیچیدہ ہے اور تمام حیاتین سے پہلے دریافت ہوا۔ اس کی مختلف اقسام ہیں۔ یہ وٹامن حیوانی دودھ، انڈے کی زردی، دماغ، جگر، مغزیات گندم کے آٹے کی روٹی، اناجوں کے چھلکے گاجر اور اس کے پتوں میں کافی موجود ہے۔ یہ وٹامن پانی اور سپرٹ میں حل ہو جاتا ہے۔ مگر ابالنے سے یہ جوہر ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی کمی سے قبض، ذہنی اضمحلال، بیری بیری، امراض قلب، ضعف معدہ جیسے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔

وٹامن سی
یہ وٹامن مصنوعی طریقے سے بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ قدرتی طور پر یہ تازہ رس دار پھلوں مثلاً سنگترہ، لیموں ہری ترکاریاں، گوبھی، مولی، شلغم، ٹماٹر، گاجر اور چقندر میں موجود ہے۔ اس جوہر لطیف کی کمی سے مسوڑھے سوج جاتے ہیں، دانت ہلنے لگتے ہیں۔ زخم جلدی مندمل نہیں ہوتے اور کمزوری بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ چھوت دار بیماریاں مثلاً کالی کھانسی اور نمونیا وغیرہ سے مقابلہ کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔

وٹامن ڈی
یہ وٹامن حیوانی روغنیات، مچھلی کے تیل انڈے کی زردی، دودھ اور مکھن میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس وٹامن کا وٹامن اے سے کافی تعلق ہے۔ سورج کی شعاعوں سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ بچوں میں رکٹس اور کیریز جیسی بیماریاں اس کی کمی سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ تاہم اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے کثرت استعمال سے گردوں میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔

وٹامن ای یہ وٹامن چربی میں حل ہو جاتا ہے اور حرارت سے ضائع نہیں ہوتا۔ یہ جوہر نباتات خاص کر تخم سر سبز پتوں، سلاد مٹر اور مکئی میں بکثرت ہوتا ہے۔ چھلکا اتری ہوئی گندم کا تیل اس کا بڑا ذخیرہ ہے۔ اس جوہر کے فقدان سے جنسی اعضاء کا کام متاثر ہوتا ہے۔

وٹامن کے بعض دواؤں اور سورج کی شعاعوں سے ضائع ہو جاتا ہے۔ مگر حرارت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ گاجر، ٹماٹر پالک، سبزیوں، سٹرابری، گندم سیم کے بیج اور سویابین وغیرہ میں وافر مقدار میں ہوتا ہے۔ چونکہ یہ وٹامن چربی میں حل ہوتی ہے لہٰذا جب جگر صفرا کم پیدا کرے یا آنتوں میں صفرا کم ہو تو یہ جسم میں کم جذب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ یرقان، قولون، برائے اسہال وغیرہ میں ناکافی جذب ہوتی ہے۔ اس وٹامن کو انجماد خون وٹامن بھی کہتے ہیں۔

وٹامن پی یہ جوہر بھی نیا دریافت شدہ ہے۔ یہ طبعی طور پر پھلوں اور سبزیوں میں خاص کر لیموں کے رس میں بکثرت ہوتا ہے۔ اور وٹامن "سی" کے ساتھ ملا ہوتا ہے۔ عروق شعریہ سے خون کے آر پار نکلنے کو کم کرتا ہے اس کی کمی سے ہیموفیلیا، درد گردہ اور بعض دیگر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

ضروری نوٹ "وٹامنز کا بے تحاشا استعمال فائدے کی جگہ نقصان بھی پہنچا سکتا ہے اور اس سے جگر کی بیماریاں، بالوں کا گرنا، اختلاج قلب جیسی بیماریاں بھی لاحق ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کا استعمال صرف ان وٹامنز کی کمی کی صورت میں ہی کیا جائے اور وہ بھی ڈاکٹر کے مشورہ سے۔ عام حالات میں وٹامنز کے علیحدہ استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

گردے جگر مثانہ، گیس، کمزوری اور بھوک کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
فون: ۳۰۹۰ (کوڈ ۰۴۳۸)
ذہنی پریشانی، خوف، دہشت، گھبراہٹ سے نجات

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

مکرم چوہدری منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب (لطیف آباد حیدر آباد) کا نکاح محترمہ راشدہ مبارکہ صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب سے مکرم باسط احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۶ر فروری ۹۳ء کو موضع سرائے ضلع شیخوپورہ میں پڑھایا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ ۱۹ر فروری ۹۳ء کو لطیف آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں

ولادت

مکرم محمد شعیب خالد صاحب قائد ضلع حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰ر جنوری ۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد زبیر عابد نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔

مکرم مشہود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ مانگٹ اونچا (گوجرانوالہ) کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۲ر مارچ ۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ وقف نو میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام احتشام احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں مبارک احمد صاحب طور حال مقیم جرمنی کا پوتا اور مکرم راجہ لطیف احمد صاحب آف چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات کا نواسہ ہے

احباب ان سب کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم میاں امام علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مونگ ضلع گجرات کے پیٹ کا اپریشن ہوا تھا مگر ابھی تک فائدہ نہیں ہوا ہے۔

عزیز اسامہ ابن مکرم نصیر احمد صاحب وڑائچ کینیڈا کے ایک ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہے۔

عزیز رفیع الدین مظفر ابن مکرم مرزا مجید احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔

مکرم سید شوکت علی صاحب (الرحیم جیولرز کراچی) ایک ہفتہ سے بعارضہ قلب آغا خاں ہسپتال میں داخل تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ گھر آ گئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔

مکرم عبد الحق ناصر صاحب آف ساہیوال شوگر کی زیادتی اور اس پر کنٹرول نہ ہونے نیز درد انجائنا کی وجہ سے آج کل شیخ زید ہسپتال لاہور کے شعبہ قلب میں زیر علاج ہیں۔

مکرم نظام الدین مہمان صاحب مربی سلسلہ دار العلوم غربی ربوہ کے دائیں گھٹنے میں دیر سے درد ہے۔ اب زیادہ تکلیف ہے اور گھٹنا سوج گیا ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد امین صاحب سابق صدر لجنہ حلقہ محمد نگر لاہور والدہ محترم مرزا نعیم احمد صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ شناختی کارڈ اسلام آباد مورخہ ۱۰ر مارچ ۹۳ء کو وفات پا گئیں۔ اگلے روز مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز فجر بیت المبارک ربوہ میں جنازہ پڑھایا۔ آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں

فروخت

صدر انجمن احمدیہ اپنے ملکیتی کوارٹر نمبر ۲۲، ۴۶ واقع احاطہ صدر انجمن احمدیہ کا ملبہ موجودہ حالت میں فروخت کرنا چاہتی ہے۔ ان کوارٹروں کا ملاحظہ کرنے کے بعد اپنے اپنے ٹینڈر مورخہ ۲۰ر مارچ ۹۳ء تک دفتر نظارت جائیداد میں پہنچا دیں۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اعلان گمشدگی رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور (ضلع) ناظم مال لاہور کی رسید بک نمبر ۴۷۴۴ گم ہو گئی ہے اس کی رسیدات ۱ تا ۹ استعمال شدہ ہیں۔ لہٰذا اس رسید بک پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے اگر یہ رسید بک کسی کو مل جائے تو دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

اعلان دار القضاء

(لطیف احمد صدیقی صاحب بابت ترکہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب)

مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ابن حکیم مہربان علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کی امانت نمبر ۲۰۰-۴-۱۱/۱۳/۸۴ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ -/۶۱۵۶ روپے اور امانت تحریک جدید نمبر ۲/۸۵ میں مبلغ -/۱۶۱۹ روپے جمع ہیں۔ یہ رقوم ان کے ورثاء میں تقسیم کر دی جائیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ مکرم لطیف احمد صاحب صدیقی — پسر
۲۔ ″ شیخ ظہور الدین اقبال صاحب — ″
۳۔ ″ منیر احمد صاحب صدیقی — ″
۴۔ محترمہ شمیم اختر صاحبہ — دختر
۵۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ — دختر
۶۔ ″ کشور سلطانہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو ان رقوم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۵

ٹی۔ ٹی۔ ٹی ہی رواج پا گیا۔ اور بولنے میں صرف ٹی ٹی ہی کہتے ہیں کہ مقصد پورا ہو پائے۔

(۲) اب چھوٹی سی بات کرنے کی. محترمہ احمدی بیگم صاحبہ جو کہ خدا کے فضل سے اچھے متمول اور پڑھے لکھے گھرانہ سے متعلق ہیں۔ سچ لکھا ہے کہ دعوتوں میں اکثر رنگ میں بہتر اور کئی اقسام کے کھانے وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے اور پھر میزبان اصرار کر کے اور سے اور کھلانے پر زور دیتے ہیں چنانچہ ۱۹۴۸ء میں یہ خاکسار ایک شادی میں بارات میں شامل تھا۔ جو کہ قیام پور ورکاں گوجرانوالہ سے چک ۹۹ شمالی سرگودھا پہنچی۔ ان دنوں بارات کو رات ادھر ہی ٹھہرنا ہوتا تھا۔ بے شک بہتر غذا کا اہتمام تھا مگر دیہاتی ماحول میں رات کو دودھ بھی پیش ہوتا تھا۔ پیٹ تو پہلے ہی خوب بھرا ہوا تھا۔ میزبان کے اصرار پر ایک گلاس کی بجائے دو گلاس دودھ جو پی لیا تو دل متلانے لگا۔ یوں مجبوراً باہر جا کر انگلی گلے میں ڈالی اور ابکائی آنے پر اطمینان پایا۔ یوں نہ چاہیئے کہ زبردستی کھلایا اور پلایا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۱۵ مارچ دھوپ نکلی ہوئی ہے موسم خوش گوار ہو رہا ہے
۱۶ مارچ ۔ طلوع آفتاب ۔ ۶ ۲۰ ۶
غروب آفتاب ۔ ۶ ۲۰ ۶

○ بوسنیا کے دارالحکومت سرائیوو میں جنگی جرائم کے مرتکب افراد پر مقدمات کی سماعت شروع ہو گئی ہے ۔ ایک فوجی نے تسلیم کیا کہ اس نے بوسنیا کے ۱۵۰ مسلمان دیہاتیوں کے گلے کاٹ کر انہیں ہلاک کیا تھا ۔ اس نے کہا کہ وہ مسلمانوں کے محلے میں پل کر جوان ہوا بچپا کے کہنے پر قتل کئے ۔ اسے بتایا گیا تھا کہ مسلمانوں نے اس کے باپ کو قتل کر دیا تھا ۔ اس نے خنزیروں پر نشانے آزمائے جنگی قیدیوں کو مارا پھر مسلمانوں کو قتل کیا ۔ اور مسلمان لڑکیوں کی آبرو ریزی کی ہدایت اسے اس کے افسروں سے ملی تھی ۔

○ سربیائی فوج نے بوسنیائی نمائندوں کو امن اجلاس میں جانے سے روک دیا ۔ سربیائی فوج نے سڑکوں پر بکتر بند گاڑیاں اور مسلح فوجی کھڑے کر کے راستہ بند کر دیا ۔

○ امریکہ میں اس صدی کا شدید ترین طوفان آیا ہے ۔ ہواؤں کی رفتار ۱۰۴ کلومیٹر فی گھنٹہ تھی اور ایک ایک میٹر برف باری ہوئی ۔ چالیس افراد اس طوفان میں ہلاک ہو گئے اور امدادی کاموں کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے

○ بمبئی میں بم دھماکوں کے سلسلے میں ایران سے مبینہ طور پر تعلق رکھنے والے ۵ کشمیری حریت پسندوں کو تلاش کیا جا رہا ہے ۔ ان دھماکوں کے بعد حریت پسندوں اور سکھوں کے ٹھکانوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں ۔

○ بتایا گیا ہے کہ بھارت کی طرف سے سنگین نتائج کی دھمکیوں کے بعد سندھ میں حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں ۔ دہشت گردی سے نبٹنے کے لئے رشش والے مقامات پر قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کی تعیناتی کر دی گئی ہے ۔ اندرون سندھ فوج نے دوبارہ گشت شروع کر دیا ہے اور سرحدی علاقوں میں چیکنگ سخت ہو گئی ہے ۔

○ امریکی کانگریس کے سابق رکن اور کانگریس میں امور خارجہ کمیٹی برائے ایشیا کے سابق چیئرمین سٹیفن سولارز نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت اور کشمیری عوام کی شمولیت کے بغیر کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا ۔ اس سلسلے میں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے وہ صدر بل کلنٹن کو نئی تجاویز پیش کریں گے ۔

○ بتایا گیا ہے کہ احمد شاہ مسعود نے دوستم سے مصالحت کی پیش کش مسترد کر دی ہے اور ہزاروں کمیونسٹوں کی گرفتاریوں کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں معاہدہ اسلام آباد کا پابند ہوں ۔ جنبش ملی کے سربراہ سے تعاون کی بجائے حزب اسلامی کے ساتھ اتحاد کو ترجیح دیتا ہوں ۔ احمد شاہ مسعود نے یہ بات کہی ہے اور حکمت یار نے مسعود کو اہم عہدے کی پیشکش کی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ گرفتاریوں سے بچنے کے لئے سابق افغان حکومتوں کے اعلیٰ عہدے داروں نے فرار ہونے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں ۔

○ ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ عراق کا حملہ ناکام بنا دیا گیا ہے ۔ ایران عراق جنگ میں تباہ ہونے والی بندرگاہ آبادان ۱۲ برس کے بعد دوبارہ کھول دی گئی ہے ۔

○ ایران کی خبر رساں ایجنسی ارنا نے فوجی ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ انہوں نے عراق کی طرف سے ایک حملے کو ناکام بنا دیا ہے اور شمال مغربی ایران میں فوجیوں نے حملہ آوروں کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہے

○ بتایا گیا ہے کہ آٹھویں ترمیم پر جماعت اسلامی بھی اپنا بل پیش کرنے پر غور کر رہی ہے ۔ یہ بل دوسری دینی جماعتوں کے صلاح مشورے سے تیار کیا جائے گا ۔ اور اسلامی جماعت نے کہا ہے کہ حکومت آٹھویں ترمیم پر کوئی تحریری تجویز لائی تو تعاون کی بات کریں گے ۔

اعلان داخلہ

ڈینٹل کالج لاہور میں BDS میں داخلہ جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۸ مارچ ہے تفصیلات کے لئے مکرم مہتمم امور طلباء خدام الاحمدیہ پاکستان سے رابطہ کریں ۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے خرم محمد اکرام اللہ طاہر کا نام بدل کر سید اکرام اللہ رکھا ہے ۔ اس لئے آئندہ سے اسے سید اکرام اللہ ولد سید محمد انعام اللہ طاہر پکارا اور لکھا جائے ۔

سید محمد انعام اللہ طاہر مکان نمبر ۲/۴۲ فیکٹری ایریا ۔ ربوہ ۔ ضلع جھنگ ۔

خواتین کیلئے خوشخبری
خواتین اور بچوں کے ریڈی میڈ ملبوسات میں ۲۴ ۔ مارچ تک ۱۰ فیصد خصوصی رعائت
ھبہ بوتیک
بالمقابل یوٹیلٹی سٹور ۔ ریلوے روڈ ۔ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴ بجے ۸ بجے شام

بیرون پاکستان خریداروں کے چندہ میں اضافہ

بیرون پاکستان ڈاک کی شرحوں میں یکم فروری ۱۹۹۳ء سے جو نمایاں اضافہ کیا گیا ہے ۔ اس کی وجہ سے ادارہ الفضل مجبور ہے کہ بیرون پاکستان خریداروں کے چندہ میں اضافہ کر دے ۔ لہٰذا نئی شرح چندہ سالانہ برائے ممالک بیرون پاکستان مندرجہ ذیل ہو گی :۔

ملک	خطبہ نمبر	ہفتہ وار پیکٹ	روزنامہ
ایشیا ، یورپ ، افریقہ	۶۰۰ روپے	۲۱۰۰ روپے	۲۹۰۰ روپے
ایران ، عراق ، بنگلہ دیش ، مصر	۳۰۰ "	۱۱۰۰ "	۱۲۰۰ "
بھارت	۳۵۰ "	۱۱۰۰ "	۱۵۰۰ "
ممالک امریکہ	۷۵۰ "	۲۸۰۰ "	۳۸۰۰ "
جنوبی امریکہ	۸۵۰ "	۳۱۰۰ "	۴۲۵۰ "

(مینیجر)

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز ۔ پوٹینسیاں ، اور بایو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں ۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶ ، ۷۷۱

حبوب مفید اٹھرا
۱۵ گرام -/۱۶
۶۰ گرام -/۴۸

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
-/۱۵۰ روپے

زد جام عشق
خاص
-/۴۸ روپے

روشن کاجل
-/۵ روپے

تریاق معدہ
-/۱۰ روپے
-/۲۰ روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۔ ۵۳۴ ۔ ۶۳۴ (۰۴۵۲۴)